www.novelsclubb.com
انمول تحفہ
از قلم عظمیٰ ناز
www.novelsclubb.com
IG/FB: Novelsclubb

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

انمول تحفہ

از قلم

عظمیٰ ناز

www.novelsclubb.com

یہ کہانی ہے اس معصوم کی

جسکے پیدا ہونے پر رخ پھیر لیا جاتا ہے،

یہ کہانی ہے ایک لڑکی کی

جیسے معاشرے نے بوجھ کا نام دیا ہے،

کر لیے حاصل لوگوں نے کاغذ کے ٹکڑے ڈگریوں کے نام پر

اتنا نہ جان سکے کے اللہ نے تو بیٹی کو رحمت قرار دیا ہے۔

یہ کہانی ہے اس بے گھر کی

گھر ہوتے ہوئے بھی جو پرائے گھر کی کہلاتی ہے،

یہ کہانی ہے، زبانی ہے، ہر اُس لڑکی کی

جو پیدائش سے لے کر جوانی تک

معاشرے کے تانے سنتے رہی ہے۔

صرف جوانی تک؟؟

ہاں! جوانی تک کیونکہ ہر روز گھٹ گھٹ کر وہ ایک روز مر جاتی ہے۔۔۔

اسنے جوانی کے آگے زندگی دیکھی ہی کہاں ہے؟؟ اسنے بڑھاپا دیکھا ہی کہاں ہے؟

میں نے کہیں سنا تھا۔۔۔"قدیم زمانے میں بیٹی کو پیدا ہوتے ہی مار دیتے تھے"،

آج زندہ رکھتے ہیں تا کہ روز مر سکے"۔

☆☆☆

"علینہ۔۔۔۔علینہ۔۔۔اٹھ بھی جاؤ لڑکی کتنا صوتی ہو؟"۔

وہ ساں ولی رنگت والی لڑکی اپنی بہن علینا سے کہہ رہی تھی۔۔۔

"سونے دو نا۔۔۔علینا نے نیند میں ہی کہہ دیا"۔

آج چھوٹی کے دن تو کام میں ہاتھ بٹا دو۔۔۔وہ بیزاری سے کہنے لگی۔

"اوہ۔۔ہو۔۔اسما بیگم۔۔ تمہیں تو کوئی لیکچرر ہی بننا چاہیے"۔علینا نے چڑاتے

ہوئے کہا۔"میں کوئی بیگم ویگم نہیں ہوں سمجھ آئی تمہیں ؟؟"وہ برا سا منہ بنا کر کہنے لگی۔"ہاں ! تو بن ہی جاؤ گی کسی کی تو؟۔"کتنی باتونی ہو۔۔۔تم بھی دن بہ دن رابعہ قالا بنتی جا رہی ہو۔"اسماء نے علینا کے چڑانے پر کہا۔

اور علینا ہنس پڑی۔جب سب اپنی اپنی تیاریوں میں لگے تھے تبھی گیٹ کھول کر رابیا قالا اندر داخل ہوئی۔"ارے۔۔بھائی شبانا کہاں ہو۔۔"رابیا قالا نے آواز لگائی۔ صحن میں کتاب پکڑ کر ٹہلتی ہوئی لڑکی نے ایک نظر دیکھا پھر کتاب میں ہی مگن ہو گئی۔"عافیہ۔۔یہ تمہاری امّاں کیا کر رہی ہے؟"آواز دینے پر جواب نہ آیا تو رابیا قالا نے پوچھ ہی لیا۔"امّاں کچن میں ہے"عافیہ کتاب سے نظر اٹھائے بنا ہی سادے لہجے میں جواب دیا۔"اس وقت کونسا پکوان کر رہی ہے"رابیا قالا بڑبڑا رہی تھی۔

رابیا قالا !..آگئی آپ۔۔؟علینا نے انکی طرف آتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔۔وہ"۔۔۔"جی آپ نے صحیح سوچا،اسماء کو دیکھنے لوگ آرہے ہیں"

علینا نے اُنکے کہنے سے پہلے ہی کہہ دیا۔

"آپ باقی پوچھ تاچھ بعد میں کر لیں۔۔ابھی ہمیں بہت کام ہیں۔" کہہ کر علینا وہاں سے چلی گئی۔اور رابیا قالا آنکھیں پھاڑ کر دیکھتی رہ گئی۔

یہ بہنیں ایسی ہی تھی منہ فٹ۔اسماء بڑی تھی تو علینا اور عافیہ کے مقابلے میں کم ہی بولا کرتی تھی۔

"عافیہ۔۔عافیہ۔۔ذرا دیکھو تو کیا کر رہے ہیں وہ لوگ۔۔" علینا لڑکے والوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بول رہی تھی۔۔"اور کیا بیٹھ گئے ٹانگ پے ٹانگ ڈال کر۔" عافیہ نے جھٹ سے بنا لحاظ کیے بول دیا۔

www.novelsclubb.com

علینا رنگ میں اسماء سے گوری تھی اور کافی حد تک خوبصورت بھی تو اسے باہر جانے نہیں دیا گیا۔اسماء سادے سوٹ شلوار پر بہت پیاری لگ رہی تھی۔

ہر لڑکی کی طرح وہ بھی چائے کا ٹرے لے آئی اور بیٹھ گئی۔

وہ عام دنوں کے تحت ایسے موقعوں پر اور بھی سادہ تیار ہوتی۔۔کیوں کے اسے

اپنے رنگ وہ روپ سے کوئی شکایت نہیں تھی۔اور وہ چاہتی تھی اسے ویسے ہی پسند کیا جائے۔وہ شادی تو ابھی کرنا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔ لیکن بابا کا ریٹائر ہونے کا وقت بھی قریب تھا وہ انہیں پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

بات چیت ہونے کے بعد، شام تک جواب دینگے کہنے پر علینا نے گھور کر امّاں کو دیکھا۔شبانا نے علینا کی نظروں کو بھانپ تے ہوئے کہا "ارے۔۔ باجی سب یہی تو ہیں ابھی جواب دینگی تو انتظار نہیں کرنا پڑے گا"۔

"سچ کہوں تو لڑکی بہت سلجھی ہوئی اور اچھی لگی۔۔۔۔لیکن ہمیں تو گوری رنگت والی لڑکی چاہیے تھی" اپنے بیٹے سے سر گوشیاں کر کے لڑکے کی امّاں نے جواب دیا۔

اسماء کے چہرے پر ایک پل کی خوشی کے بعد اُداسی چاہ گئی۔

تبھی علینا غصے سے ہوا لال چہرہ لیکر باہر آئی۔"تم پھٹیچر لوگ۔۔۔ جب تصویر بھیجی تھی تب رنگت نظر نہیں آئی؟؟۔۔۔چشمہ نہیں لگایا تھا کیا؟ آجاتے ہو منہ

اُٹھا کر پھو کٹ کی چائے بسکٹ اور سموسے کھانے۔۔۔پھر کہتے ہو لڑکی پسند نہیں آئی۔۔"

علینا نے غصے میں کہہ دیا۔

اُنکے جانے کے بعد رحمان صاحب نے علینا کی طرف ایک نظر ڈالی۔

"ہاں! تو بابا آپی نے کیا غلط کہا۔۔ایک تو جواب دینگے کہہ کر چلے جاتے ہیں پھر مہینے گزر جاتے ہیں کوئی جواب ہی نہیں آتا۔۔مجھے تو کمی لوگو کی سوچ میں نظر آتی ہے۔" عافیہ نے علینا کے بچاؤ میں کہا۔

رحمان صاحب کچھ کہے بنا اپنے کمرے میں چلے گئے۔اب بھلا ان لڑکیوں سے کون جیت سکے۔اُنکے جاتے ہی علینا، عافیہ اور اسماء نے بڑے مزے سے سموسے اور پکوڑی کھائی۔

یہ ایسے ہی تھے۔کچھ مہینے پہلے کی بات ہے۔ تبھی بھی رابیا قالا ہی آئی ہوئی تھی گھر کے سامنے جو رہتی تھی ہمیشہ نظر جمائے بیٹھی رہتی۔

"مجھے بہت افسوس ہوتا ہے آخر تین بیٹیاں ہے۔۔رحمان صاحب پتا نہیں کیسے انہیں رُخصت کرینگے۔"رابیا قالا نے کہا۔

قالا آپکی بیٹیاں نہیں ہے نہ؟عافیہ نے بھویں اچکا کر پوچھا۔

"ارے کہاں بیٹا۔۔۔"۔"کوئی بات نہیں اب اسماء آپی بھی تو آپکی بیٹی جیسی ہی ہے۔اتنا ہی افسوس ہے آپکو تو آپ اُٹھالیں خرچ۔۔"عافیہ نے اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔۔"ہاں۔۔اگر آپکی بھی بیٹی ہوتی تو خرچ اٹھانا ہی پڑتا نہ ویسا ہی سمجھیں۔"علینا نے عافیہ کی بات میں حامی بھری۔

اور رابیا قالا کا چہرہ تو دیکھنے والا تھا۔۔وہ مجھے کچھ کام یاد آگیا کہہ کر چلی گئ۔

دوسری طرف لڑکیوں کہ قہقہوں کی آواز گونج رہی تھی۔

--------------☆☆------------------------------

"السلام علیکم۔۔چچی۔۔کیسی ہیں آپ؟"

فضیلہ چاچی کو آتا دیکھ اسماء نے پوچھا۔۔

"اللہ کا فضل ہے بیٹا۔۔بہت اچھی ہوں۔۔"

انہوں نے بڑے پیار سے کہا۔۔شام کا وقت تھا سب آنگن میں کرسیاں ڈال کر چائے کے لیے بیٹھے تھے۔۔۔

"کیا لائی ہیں بھابھی"

رسمی علیک سلیک کے بعد شبانہ نے فضیلہ کے ہاتھ میں کارڈ دیکھ کر پوچھا۔

"ہاں۔۔وہ نادیہ کا شادی کا کارڈ ہے۔"فضیلہ نے کارڈ بڑھاتے ہوئے کہا۔

نادیہ بہت خوبصورت تھی۔اُسکے لیے بھی بہت رشتے آئے لیکن کبھی اسکا گھر پسند نہیں آتا تو کبھی اسکے ماں باپ اُن لوگوں کی ڈیمانڈ پر پورے نہیں اتر پاتے۔

اب جا کر اسکا رشتہ ہوا تھا۔

"یہ تو بہت ہی اچھی بات ہے۔۔چاچی"

علینا نے خوشی سے کہا۔

"ہاں !۔۔اب بس اسماء کا ہو جائے۔۔۔مجھے تو اسی کی فکر لگی رہی رہتی ہے"

انہوں نے اپنی فکر کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

چاچی۔۔۔آپ نے وہ کدو (لوکی) کی بیل دیکھی ہے؟اسماء نے صحن میں لگی بیل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔"ہاں !"فضیلہ نے حامی بھری۔

"وہ باریک سے کدو کی بیل۔۔اتنا بڑا کدو سنبھال لیتی ہے اسے وہ بوجھ نہیں لگتی۔۔۔بس دیکھنے والوں کو ہی بوجھ لگتی ہیں۔۔اللہ جب اتنا بڑا کدو اسے دے رہا ہے تو اسے سنبھالنے کی طاقت بھی دیتا ہے۔"اسماء نے بڑی سمجھ سے کہا تھا۔

اور فضیلہ چاچی سمجھ گئی کے وہ کیا کہنا چاہ رہی ہے۔

اللہ جب بیٹی دیتا ہے۔۔تو ساتھ میں اسکا رزق بھی دیتا ہے۔۔اور ماں باپ کو اُن کو پالنے کی ہر ضرورت سے عطا کرتا ہے۔اللہ نے اُسکی تقدیر میں اسکا ہمسفر لکھا ہوتا ہے۔بس دیکھنے والوں کو ہی وہ بوجھ لگتی ہیں۔حالاں کے کوئی بھی مدد کرنے آگے نہیں آتا۔اوپر سے ماں باپ کو تانے باتیں سناتے ہیں۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیا گزرتی ہو گی اُن ماں باپ پر، جنہیں اپنی بیٹیاں جان سے بھی زیادہ پیاری ہے۔۔

جب لوگ کہتے ہیں ہمیں آپکی بیٹی پسند نہیں آئی؟

"اچھا بھابھی سامان کیا دے رہی ہیں؟ جہیز لے رہے ہیں؟"

شابنا نے بات پلٹتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔۔سب کچھ دے رہے ہیں۔۔ویسے بھی آگے جا کر بیٹی کا ہی تو ہوگا۔"

فضیلۃ نے کہا۔"لیکن چاچی جہیز لینا اور دینا، قانوناً اور شرعی طور پر غلط ہے۔"اسماء نے کہا۔

"بیٹا جہیز کے نام پر نہ صحیح لیکن بیٹی کو تو سب کچھ دینا پڑتا ہے"۔

"لیکن بھابھی یہ جہیز لینے والے لوگ آپکو روزانا نئی ڈیمانڈ پیش کرینگے۔"

"نہیں یہ لوگ بہت اچھے ہے۔۔"شابانا کے کہنے پر فضیلہ نے جواب دیا۔

---------------☆☆☆-----------------------------

بابا!..فضیلہ چاچی آئی تھی۔۔۔نادیہ کی شادی کا کارڈ لیکر۔

اسماء نے اُنھیں اطلاع دی۔"اچھا."رحمان صاحب کھاتے ہوئے بول رہے تھے۔

"بابا ہم سوچ رہے تھے شادی کی شاپنگ کرلیں؟"

علینا نے بڑے ہی احتیاط سے کہا۔

"ٹھیک ہے تمہاری اما کو پیسے دے دونگا۔۔چھوٹی کے دن سب چلے جانا"۔

رحمان صاحب نے اُسکے پوچھنے پر کہا۔رحمان صاحب کی لڑکیوں کی کوئی فرمائشیں نہیں ہوتی تھی اس لیے وہ مان گئے۔

حالانکہ فضیلہ چاچی صرف پڑوسن تھی۔نادیہ اور یہ لڑکیاں بچپن سے ساتھ بڑی ہوئی ہیں۔

نادیہ کی شادی ٹھیک ہی گزری،جب تک ہی تب تک دولہے کی گاڑی کا ذکر نہ ہوا۔نادیہ کے ابا نے شوروم پر آرڈر کی تھی جو کل آنے والے تھی۔لیکن لڑکے

والے ہیں اگر گاڑی ساتھ نہ جاتی تو عزت میں کمی ہو جاتی نا۔رحمان صاحب نے

سمجھا بجھا کر معاملے کو دبا دیا۔اور دوسرے دن گاڑی پہنچ گئی۔

کچھ دن بعد—— ☆

آج بھی یہ تینوں لڑکیاں گھر پر موجود تھیں۔

اور ثمینہ پھپھو حاضر ہو گئی۔نہیں نہیں۔۔۔یہ بھی محلے کی ہی تھی۔پھوپو،چاچی

قالا کا تو رشتہ لگانا پڑتا ہے۔

وہ بھی اپنی لڑکی رئیسہ کی شادی کا کارڈ لے پہنچی۔رئیسہ بھی اسماءاور علینا کے برابر

کی ہی لڑکی تھی۔

"ارے۔۔واہ!!۔۔۔ہمیں تو خوش خبریاں ہی مل رہی ہے۔نادیہ کے بعد اب

رئیسہ کی باری۔"

علینا نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

وہ کارڈ دے کر گپ شپ لگا کر چلی گئی۔ہاں۔۔رئیسہ بھی جہیز کے ساتھ ہی

رُخصت ہوئی۔ یہ ایک معمول بان گیا ہے، آج کل۔

ایک دن رحمان صاحب کو دفتر جانا تھا اور گاڑی خراب تھی۔اُنہوں نے نادیہ کے بھائی کو آواز دی کہ اُسکے گاڑی پے چھوڑ آئے۔

نادیہ کا بڑا بھائی رحمان صاحب کے نزدیک آکر کہنے لگا" چاچا یہاں نے گاڑی بیچ دی"

"کیوں ؟" رحمان صاحب نے حیرانی سے پوچھا۔

"وہ نادیہ کو کولر نہیں دیا تھا نہ شادی میں۔تو ہم نے سوچا A/C ہی دے دیں"

"جھوٹ کیوں کہہ رہے ہو۔کہہ دو انہوں نے مانگ لیا۔" رحمان صاحب نے سچ بتایا۔"ہاں!..." اسنے حامی بھری۔

☆☆☆-------------------------

1 سال بعد---☆

اسماء، علینا، عافیہ اپنی اپنی پڑھائی پوری کر رہے تھے۔اسماء کو لوگ دیکھنے آتے اور جاتے وہ سلسلہ جاری تھا، البتہ کھانے کے انتظامات چھوڑ دیے۔

رحمان صاحب کرسی پر بیٹھے چائے پی رہے تھے کے اُنکے موبائل کی گھنٹی بجی۔

اور جب فون اٹھایا تو انکا چہرہ حیرانی سے بھرا ہوا تھا۔جب شبانا نے پوچھا تو کہا کہ

"نادیہ نے خود کشی کر لی ہے"۔

اور ہڑ بڑا کر چل گئے۔ساری لڑکیاں وہیں دنگ رہ گئی۔معاملہ سلجھا کر وہ میت کو

گھر لے آئے۔مگر وہاں سے پتہ چلا کے سسرال والوں نے اس پر دباؤ ڈالا تھا

پتا نہیں کیا چاہیے تھا۔لیکن وہ لوگ اس بات سے مکر گئے۔نادیہ نے ماں باپ کو

پریشان کرنا ضروری نہیں سمجھا،اور پھر اسنے خود کشی کر لی۔

گوری،پیاری خوبصورت لڑکی آج نیلی پر گئی تھی۔جن ہاتھوں سے باپ،بھائی نے

رُخصت کیا تھا آج وہی ہاتھوں سے لاش لیکر آرہے تھے۔کیا بیتی ہو گی اُن پر؟

ماں؟؟۔۔ماں کو تو ہوش ہی کہاں تھا جب ہوش آتا تو دہاڑے مار مار کر روتی اور پھر

بیہوش ہو جاتی۔

اسماء نادیہ کو دیکھ کر صدمے میں چلی گئی تھی اُسکے آنکھ سے آنسو رکنے کا نام نہیں

لے رہے تھے۔

عافیہ علینا سے لپٹ گئی اور رونے لگی۔ محلے کی بچیاں تھی ساتھ کھیل کود کر بڑی ہوئی تھی۔

چاہے بددعائیں دیں یا اُن ظالموں پر کیس کریں انکی بیٹی تو واپس نہیں آتی۔

اور غریب ہستی کے لوگوں کے پاس کہاں اتنے پیسے کے وہ کورٹ کچہری کے چکر لگائے؟ ساری زندگی کی کمائی تو بیٹی کے جہیز میں گواں دیے۔

نادیہ کے ابا اسے دیکھتے اُنکے آنسو بہتے اور وہ آنسو پوچھتے۔ پھر دیکھتے پھر رودیتے۔

سارے محلے والوں نے دل بھر کر نادیہ کے سسرال والوں کو کوسا، لیکن کیا ہوگا اس سے؟ یہی آواز جہیز کو انکار کرنے پر اُٹھاتے تو آج نادیہ زندہ ہوتی۔

بھلے ہی وہ پھانسی لے کر مری تھی۔ لیکن گلا تو اُن لوگوں نے ہی گوٹھا ہے نا۔

میت ہوگئی کفن دفن سب ہو گیا۔ اُن کا حستا کھیلتا گھر؟۔۔ وہ بھی ویران ہو گیا۔

سارا محلہ صدمے میں تھا۔ کتنے دِن فضیلہ نے صدمے میں چولہا نہیں لگایا تھا۔

کبھی شابانا، ثمینہ کوئی نہ کوئی کھانا پہنچاتا۔اُنکے گلے سے دو نوالے نہیں اترتے۔کیسے اترتے؟

رحمان صاحب جہیز کے خلاف تو تھے لیکن سامان تو وہ بھی جمع کر رہے تھے۔

انہوں نے لڑکیوں کو فیصلہ سنایا کے وہ اب سے اُنکی مرضی کے بغیر رشتے نہیں دیکھیں گے۔

جب نادیہ کے میت پر رئیسہ آئی تھی تو وہ اسماءاور علینا کے سامنے خوب روئی تھی۔اسکا شوہر اسے روز مارتا پیٹتا ہے۔اس پے بھی دباؤڈالتا ہے۔اور تب اسنے ماں باپ کو بتایا تو کہنے لگے معاشرے کو کیا منہ دکھائیں گے۔کیا عزت رہ جائیگی۔ عزت چلی جائے خیر ہے؟؟ جان؟؟ جان چلی جائے تو فضیلہ کی طرح روتے پیٹتے بیٹھ جائینگے؟۔

یہ جہیز لینے والوں کے سامنے کلیجہ بھی کاٹ کر رکھ دو اُنھیں اور چاہیے ہوتا ہے۔

کھانے کے ٹیبل پر علینا کا فون بار بار بجنے پر رحمان صاحب نے اشارہ کیا کے اُٹھا

لیں۔اسنے فون اسپیکر پر رکھ دیا دوسری طرف سے رئیسہ کے رونے کی آواز آرہی تھی۔"علینا یہ لوگ مجھے مار دینگے،میں بھی مر جاؤنگی مجھے یہاں سے لے جائیں پلیز!"وہ گڑگڑا رہی تھی۔

رحمان صاحب علینا،رئیسہ کے ابا،پولیس کے ساتھ جا پہنچے۔اور اسے گھر لے آئے۔جب فیصلہ کیا جارہا تھا تو رابیا قالا نے کہا معاملہ وہیں دبا دو اور سسرال بھیج دو ۔"میں نے ایک بہن پہلے ہی کھودی ہے قالا۔۔دوسری کو زندہ رکھنا چاہتا ہوں" نادیہ کے بھائی نے رئیسہ کے حق میں کہا۔

کیا کرینگے اب ہم گھر پر رکھ کر کون کریگا طلاق کے بعد اس سے شادی؟رئیسہ کی ماں پوچھنے لگی۔

"اسے پڑنے کا شوق تھا پھوپو۔۔وہ اپنی آگے کی پڑھائی خدا اسکالر شپ کے ذریعے پوری کریگی۔اور شادی؟اُسکی قابلیت پر اس سے کوئی بھی شادی کرلیگا آپ فکر نہ کریں"اسماء نے ثمینہ پھپھو سے کہا۔

ہاں ! پھوپو ہم لڑکیوں کی شادی کی فکر آپ ماں باپ چھوڑ دیں۔ہم اتنے قابل بن جائیں گے کے کسی کو ہماری کمی نظر ہی نہیں آئے گی۔اور ہم بنا جہیز لیے رُخصت بھی ہو جائیں گے۔

سب کی سن کر آخر کار فیصلہ ہو گیا۔رئیسہ کو طلاق مل گئی۔آج ایک اور نادیہ موت سے بچ گ

—

2سال بعد------------/

اسماء لیکچرر بن گئی تھی۔اسی کے یونیورسٹی کے ایک پروفیسر سے اُسکی منگنی ہو گئی۔

"سٹریچر لاؤ۔۔۔مریض کو ایمرجنسی روم میں شفٹ کرو۔۔"دور کہیں سے آواز آرہی تھی۔"مریض کی سرجری کامیاب ہوئی"۔۔"شکریہ ڈاکٹر علینا"۔

علینا ایک سرجن بنگئی تھی۔

www.novelsclubb.com

عافیہ بھی اپنی پڑھائی مکمل کرنے میں لگی تھی۔

نادیہ کے بھائی نے بنا جہیز کے ایک عام سی لڑکی سے شادی کرلی۔

"کیا آپ نے نادیہ پر پیسوں کے لیے دباؤ نہیں ڈالا تھا۔" ایڈووکیٹ رئیسہ سوال کر رہی تھی۔

"نہیں۔۔ہیں نے تو نادیہ سے ایک فلیٹ مانگا تھا۔" رئیسہ کے اکسانے پر اسنے قبول کر لیا۔

اور وہ کیسے جیت گئے۔اسے 3 سال کی سزا سنادی گئی۔اسے انصاف مل گیا۔اسنے ایک دوست کا فرض پورا کر دیا۔

لیکن اُن ماں باپ کا کیا؟اس سب کے باوجود بھی اُنھیں اپنی بیٹی نہیں ملی۔

نادیہ کے شوہر کی عقل ٹھکانے آگئی۔لیکن ہر محلے میں ایک نادیہ کا مرنا،ایک رئیسہ کا ذلیل ہونا ضروری نہیں۔

ایک نادیہ،ایک رئیسہ کو کھو کر ہی ہوش میں آنے کی ضرورت نہیں۔

اگر آپ جہیز نہیں لے رہے، اور آپ نہیں دے رہے تو زمانے میں ماں باپ کی کمائی کہاں جا رہی ہے؟ روز روز نادیہ کے جیسے کئی لوگ خود کشی کیوں کر رہے ہیں۔

ہم معاشرے کے سامنے قبول تو نہیں کر رہے لیکن جہیز دے بھی رہے ہیں اور لے بھی رہے ہیں۔ سب کچھ آپکی بیٹی کا ہی ہو گا کہہ کر بیٹی کو چھ فٹ کی زمین میں دفنا کر آرہے ہیں۔

بیٹی ایک انمول تحفہ ہے جو اللہ نے آپکے اعمال کے بدلے دی ہے یا پھر آپکی آزمائش کے لیے دی ہے۔

اور آپ اس اللہ کے انمول تحفہ کو کسی ظالموں کے ہاتھ میں نہ سونپ دیں۔

ہم لوگ کتنے ہی موویز بنالیں یا تحریریں لکھ لیں۔ جب تک آپ خد کو نہیں بدلینگے یہ معاشرہ نہیں بدلیگا۔ معاشرہ کیا ہے؟؟ ہم جیسے اور آپ جیسے لوگوں کو ہی کہتے ہیں نا۔ اس معاشرے میں ہم بھی شامل ہے۔ اس لیے آپ اپنی بیٹی خد بچائیں۔

www.novelsclubb.com

میں اُن جوان لڑکیوں سے بھی کہونگی اپنے ماں باپ کو سمجھائیں کے یہ غلط ہے۔اور نہ مانے تو انکار کردیں آج کا انکار کل کے پچھتاوے سے کئ گنا اہم اور ضروری ہے۔

میں نے یہ کہانی اپنے آس پاس دیکھ اور سن کر بنائی ہے۔بھلے ہی کرداروں کے نام فرضی ہوں۔لیکن کہانی تو عام ہے اور سچ یہی ہے۔

میں امید کرتی ہوں آپکو میرے موضو کا مطلب اور میرا دیا ہوا میسیج سے کچھ سیکھ ملی ہو اور فائدہ بھی پہنچا ہو۔

www.novelsclubb.com

شکریہ۔

میں ایک لکھاری اپنی یہ کہانی یہاں ختم کرتی ہوں۔